اردو

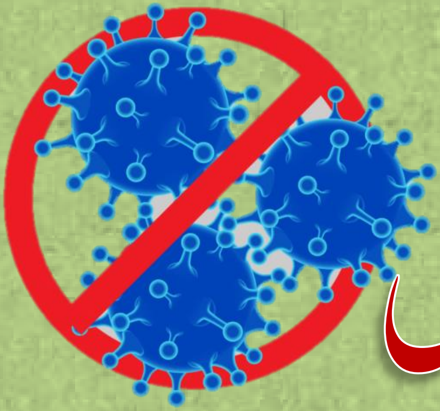

کوروناوائرس

سے متعلق چند قابل غور باتیں

إعداد

-حفظه الله-

پروفیسر/ حمد بن محمد الهاجري

اردو ترجمہ

أبوعبدالله النوري

(داعی ومترجم صبیح اسلامک گائڈینس سینٹر-القصیم)

جمعية الدعوة والإرشاد

وتوعية الجاليات بصبيح-بمنطقة القصيم

Association of Da3wah and Guidance

And communities education at Subaih Al-Ghassim

کورونا وائرس

سے متعلق چند قابل غور باتیں

إعداد

-حفظه الله-

أ. د. حمد بن محمد الهاجري

اردو ترجمہ

أبوعبدالله النوري

(داعی ومترجم صبیح اسلامک گائڈینس سینٹر-القصیم)

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی المبعوث رحمۃ للعالمین و علی آلہ و صحبہ أجمعین ؛أما بعد:

حالیہ دنوں لوگوں کی کوئی بھی مجلس کوروناوائرس سے متعلق گفتگو سے خالی نہیں ہوتی ، یہ خطرناک بیماری ملک چین سے شروع ہوکر دنیا کے کئی ممالک میں پھیل گئی ان دنوں اس سلسلے میں گفتگو کرنے والے کچھ تو خیر خواہی اور امانت داری کے جذبے والے ہیں جو اس کے متعلق ثابت شدہ باتیں بتاتے ہوئے اس میں مبتلا کرنے والی چیزوں سے بچاؤ کی تلقین کرتے ہیں جبکہ کچھ ایسے بھی ہیں جوافواہوں اور جھوٹی خبروں کو بڑھاوادے کر لوگوں کو خوف و ہراس میں ڈال رہے ہیں تیسری قسم ایسے لوگوں کی بھی ہے جو حقیقت میں مذاق کو ملاکر اس موقع کو ہنسی مذاق اور غفلت کا وقت تصور کر رہے ہیں جبکہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ہر حال میں اللہ سے ڈریں اور خوشی اور غمی ہر حال میں اللہ کی طرف رجوع کریں اور عبرت و نصیحت پکڑیں اور علم و

خیر خواہی اور شرعی اصول اور علمی قواعد پر مشتمل باتیں ہی اپنی زبان سے نکالیں۔

یہ چند قابل غور باتیں ہیں جن میں انسانی زندگی میں پیش آنے والے اس طرح کے خوفناک حالات میں مسلمانوں کے لئے ضروری آداب مذکور ہیں:

پہلی بات: معاشرے میں پھیلنے والی بیماریوں کے صحی اور شرعی دونوں طرح کے اسباب ہوتے ہیں، صحی سبب جیسے لوگوں میں کسی جراثیم یا وائرس کا پھیلنا یا کسی خاص کھانے کے تناول سے انسانی جسم میں زہر کا پیدا ہونا وغیرہ اور شرعی اسباب جیسے نافرمانوں کی تادیب، ظالموں کی ہلاکت، اہل طاعت اور نیک کاروں کے مقام کو بلند کرنا، لہذا وبائیں جس طرح برائیوں کے پھیلنے کی سزائیں ہوتی ہیں کہ اس طرح سرکش سرکشی سے باز آجائے، بدبخت اپنی بدبختی سے افاقہ میں آئے، اور نافرمان کو اس کی سزا مل جائے، جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے: ﴿وما أصابكم من مصيبة فبما كسبت

أيـــديكم و يعفـــو عـــن كـثيـــر ﴾[الشوریٰ: ۳۰].

ترجمہ: ((تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے، اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگذر فرما دیتا ہے))۔اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((**جس قوم میں برائی اس حد تک پھیل جائے کہ وہ اسے کھلم کھلا انجام دینے لگیں تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے آباء واجداد میں نہیں گذری ہوں گی**))[اسے امام ابن ماجہ (۴۰۱۹) نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے اسے صحیح ترغیب وترہیب (۴۶۸/۱) میں حسن قرار دیا ہے]۔اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ: **جب بھی کسی قوم میں زناکاری عام ہو جاتی ہے ان میں کثرت سے اموات واقع ہونے لگتے ہیں** ۔[اسکی تخریج ابو نعیم نے حلیہ (۱/ ۳۲۳) میں کی ہے]۔اور وبائیں کبھی کبھار اللہ کی جانب سے مومن بندوں کے لئے آزمائش ہوتی ہیں تاکہ اللہ انہیں آزمائیں اور ان کے درجات بلند کریں نبی ﷺ کا فرمان ہے: ((**بندہ برابر آزمائش میں گھرا رہتا ہے**

یہاں تک کہ وہ بے گناہ ہو جاتا ہے))[اسے امام احمد نے مسند میں (۴۸۱) نمبر پر نقل کیا ہے۔اور احمد شاکر نے اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

دوسری بات: انسان اللہ کی قدرت کے سامنے بہت کمزور ہے ، جس انسان نے اتنا گمان کرلیا ہے کہ وہ دنیا کا مالک بن گیا ہے، اور سوچتا ہے کہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے ،وہ انسان اللہ سبحانہ و تعالی کے سامنے کتنا کمزور ہے ﴿وما يعلم جنود ربك إلا هو﴾[المدثر/ ۳۱]. ترجمہ:((تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا))لہذا ہم غور کریں کہ کوروناوائرس خالی آنکھ سے دیکھا بھی نہیں جاتا وہ خون اور خلیوں میں گردش کر کے انسان کو بے حال کر دیتا ہے اور بسا اوقات انسان موت کی نیند سونے پر مجبور ہو جاتا ہے۔اللہ کس قدر پاک ہے انسان کتنا بھی بڑا ہو جائے کتنی بھی ایجادات کرلے طب اور صنعت و حرفت میں کتنا بھی ماہر ہو جائے وہ اللہ کے سامنے کمزور ہی رہے گا لہذا انسان کو اپنی طاقت اور اللہ کی عطا کردہ صلاحیتوں پر فخر نہیں کرنا چاہیۓ اللہ تعالی بسا اوقات اپنے کوئی

نشانیوں کو ظاہر کرتے ہیں تاکہ بندے اللہ کی طرف لوٹ آئیں، اللہ کا فرمان ہے: ﴿وما نرسل بالآيات الا تخويفا﴾[الاسراء: ٥٩]، ترجمہ: ((ہم تو لوگوں کو دھمکانے کے لئے ہی نشانیاں بھیجتے ہیں)) ۔اور فرمان باری ہے: ﴿فلولا إذ جاءهم بأسنا تضرعوا ولكن قست قلوبهم و زين لهم الشيطان ما كانوا يعملون﴾[الانعام: ٤٣]، ترجمہ: ((سو جب ان کو ہماری سزا پہونچی تھی تو انہوں نے عاجزی کیوں نہیں اختیار کی ؟لیکن ان کے قلوب سخت ہوگئے اور شیطان نے ان کے اعمال جوان کے خیال میں آراستہ کردیا))۔

تیسری بات: اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کوروناوائرس اوراس جیسی وباؤں کے سبب خوف کا شکار ہوجاتاہے، یہ تو طبعی خوف ہے جس پر اسے ملامت نہیں کیاجائے گا لیکن یہ عادت سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے اوراس کا دل میں گھر کرنا بھی درست نہیں ہے، نہ ہی اس کے سبب واجب کا چھوڑنا اور حرام کا ارتکاب لازم آئے، بلکہ بندے کو اللہ پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے بے جاخوف کواپنے دل سے نکال

دینا چاہیے، جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے: ﴿الذين قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم ايمانا وقالوا حسبنا الله ونعم الوكيل﴾[آل عمران:١٧٣]. ترجمہ :((وہ لوگ کہ جب ان سے لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے مقابلے پر لشکر جمع کر لئے ہیں، تم ان سے خوف کھاؤ تو اس بات نے انہیں ایمان میں اور بڑھا دیا اور کہنے لگے ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔))، اور فرمان باری تعالی ہے: ﴿قل لن يصيبنا الا ما كتب الله لنا هو مولانا وعلى الله فليتوكل المؤمنون﴾[التوبة:٥١]. ترجمہ :((آپ کہہ دیجئے کہ ہمیں سوائے اللہ کے ہمارے حق میں لکھے ہوئے کہ کوئی چیز پہنچ ہی نہیں سکتی وہ ہمارا کارساز اور مولی ہے مومنوں کو تو اللہ کی ذات پاک پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے۔)) اور مسلمان صرف اللہ سے ہی عافیت، شفاء اور سلامتی کی امید رکھے اور حادثات اور مصائب کی صورت میں اسے اور زیادہ اللہ کے قریب ہونا چاہئے، فرمان باری تعالی ہے: ﴿ومن يعتصم بالله فقد

هدي الى صراط مستقيم ﴾[آل عمران: ۱۰۱].

ترجمہ :((جو شخص اللہ تعالی کے دین کو مضبوط تھام لے تو بلاشبہ اسے راہ راست دکھادی گئی۔))

چوتھی بات: اطباء اب تک تو اس بیماری کا علاج دریافت نہیں کر سکے ہیں مگر اس کا علاج موجود ہے جیسا کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ((**بے شک اللہ تعالی نے کوئی بھی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے ساتھ اس کا علاج بھی اتارا ہے جس نے اسے جانا جان لیا، جو نہیں جان سکا وہ نہیں جان سکا**))[اسے حاکم نے مستدرک میں ۸۲۰۵ نمبر پہ روایت کرتے ہوئے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی تائید کی ہے]۔

پانچویں بات: بعض امراض اور وباؤں کا متعدی اور اثر دار ہونا ثابت ہے، مگر یہ خود بخود متعدی نہیں ہوتے بلکہ اللہ کی اجازت اور تقدیر کے محتاج ہوتے ہیں لہذا ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ کبھی صحیح اور تندرست شخص کو مریض کے پاس لے جایا جائے تو بھی وہ بیمار نہیں ہوتا اور کبھی کبھار صحیح سالم شخص احتیاط کرتے ہوئے بھی بیماری کا شکار ہو جاتا ہے۔

مگر ہمیں بیمار کرنے والے اسباب سے بچنا چاہئے اور جسے کوئی بیماری لاحق ہو اسے حتی الامکان تندرست لوگوں کے پاس نہیں جانا چاہئے یہی فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: **((مریض کو تندرست کے پاس نہ لے جاؤ))** [مسلم شریف] اور **(مجذوم (کوڑھ میں مبتلا شخص) سے اسی طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو)** [بخاری شریف] اور **(طاعون پھٹکار اور عذاب ہے جسے بنواسرائیل یا تم سے پہلے لوگوں کی جانب بھیجا گیا تھا جب تم کسی جگہ اس کے واقع ہونے کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ اور اگر تم کسی ایسی جگہ ہو تو وہاں سے نہ بھاگو)** کا تقاضہ بھی ہے [متفق علیہ]:۔

لہذا مسلمان کو حتی الامکان ان بیماریوں سے بچنے کے اسباب اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئے، اس طرح اسے چاہئے کہ اس مرض میں مبتلا لوگوں کے موجودگی کے امکان والی بھیڑ کی جگہوں پر جانے سے بچے، اس مرض میں مبتلا شخص کے کسی بھی چیز کا استعمال نہ کرے اپنے دونوں ہاتھوں کو پانی اور صابون یا دیگر مطہرات سے دھولیا

کرے خاص کر ان چیزوں کو چھونے کے بعد جن پر اس مرض میں مبتلا شخص کے ہاتھ لگانے کا اندیشہ ہو، اور میڈیکل ماسک کا استعمال کرے ضروری ویکسین (ٹیکہ) لگالے اور اس جیسی دیگر نفع بخش اسباب کا استعمال کرے۔

چھٹی بات: مسلمان کو شرعی اذکار کے اہتمام کا پابند ہونا چاہئے ،لہذا مسلمان کو چاہئے کہ وہ خود کو قرآن و سنت پر مبنی صحیح عقیدہ ،شرعی واجبات کی ادائیگی محرمات سے اجتناب، سابقہ گناہوں سے توبہ کرکے محفوظ کرلے اور پانچ وقت کی نمازوں اور ان کے بعد اذکار کا پابند ہو گھروں میں داخل ہونے اور نکلنے، کسی جگہ ٹھہرنے کی دعاء کا اہتمام کرے صبح وشام کی دعائیں پڑھے سونے جاگنے اور دیگر مناسبت کی ثابت شدہ دعاؤں کا اہتمام کرے۔

کیونکہ اللہ کی فرماں برداری سے ہی اللہ کی خصوصی رعایت حاصل ہوتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا: ((**تم اللہ تو یاد رکھو اللہ تمہیں یاد رکھیں**

گے اللہ تم اللہ کو یاد رکھو اللہ کو اپنے ساتھ پاؤ گے))[اسے امام ترمذی نے ۲۵۱۶ نمبر

کے تحت نقل کیا ہے اور علامہ البانی نے مشکاۃ (۵۳۰۲) میں اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان بھی ثابت ہے:**((جس نے مدینہ کی سات عجوہ کھجوریں صبح صبح نہار منہ کھالیں اسے شام ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہونچا سکتی))**[امام احمد نے اسے اسی لفظ

کے ساتھ نقل کیا ہے اور اس کی اصل صحیحین میں بھی ہے] ۔

ساتویں بات: جسے یہ بیماری لاحق ہوا سے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس بیماری کو اللہ نے اس کے مقدر میں لکھ دیا تھا لہذا وہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے اور علاج بھی کراتا رہے، فرمان نبوی ﷺ ہے کہ:**((جان لو اگر پوری دنیا آپ کو کوئی فائدہ پہونچانا چاہے تو اللہ نے جتنی تقدیر میں لکھ دی ہے اس سے زیادہ فائدہ نہیں پہونچا سکتے اور اگر پوری دنیا تمہیں کوئی نقصان پہونچانا چاہے اللہ کے طرف سے مقدر کردہ نقصان سے زیادہ کوئی نقصان تمہیں نہیں پہونچا سکتے))**[اسے ترمذی

نے ۲۵۱۶ نمبر پہ نقل کیا ہے اور البانی نے مشکاۃ (۵۳۰۲) میں اسے صحیح قرار دیا ہے]۔اور یہ بیماری اس

کے لئے بلندی درجات کا سبب ہو گی اسی بابت آپ ﷺ نے فرمایا ہے: **((مومن کا معاملہ کتنا عجیب ہے بے شک اس کا ہر معاملہ بھلائی کا ہے، اور یہ صرف مومن کیلئے ہی ہے کہ جب اسے خوشی ملتی ہے شکر بجالاتا ہے تو اس کے لئے خیر ہوتا ہے اور اگر مصیبت پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے اور یہ بھی اس کے لئے بھلائی کا سبب ہوتا ہے))**۔[اسے امام مسلم نے ۲۹۹۹ نمبر پہ روایت کی ہے]۔

آٹھویں بات: ایک مسلمان کو کسی بھی خبر، بات یا پیغام کو بلا تحقیق کو پھیلانے میں جلد بازی سے بچنا چاہئیے کیونکہ ان میں سے بیشتر خبریں بے بنیاد اور جھوٹی ہوتی ہیں، ساتھ ہی ان سے لوگوں کے دلوں میں خوف پیدا ہوتا ہے، اور معاشرے میں بے چینی کا ماحول بنتا ہے، عقل منداور دانشمند وہ ہوتا ہے جو بلا تحقیق کوئی بات نہیں کرتا، اور اگر خبر صحیح بھی ہو تو وہ اس کے نتائج پر نظر ڈالتا ہے اگر اس کے نشر سے خیر کی امید ہو تو اسے نشر کرتا ہے اور اگر اس کے نشر سے خیر کی امید نہ ہو بلکہ نقصان کا اندیشہ ہو تو اسے چھوڑ دیتا ہے اور نشر نہیں کرتا، اس بارے میں ممانعت بھی وارد ہے کہ انسان ہر سنی ہوئی بات بیان کر

دے ، فرمان نبوی ﷺ ہے :((**آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کرے**))[اسے مسلم نے روایت کی ہے]۔

□□□

للتواصل والاستفسار:

0505500694

للمساهمة في أنشطة الجمعـــية:

الحساب العام لدى مصرف الراجحي:

SA59 80000 468608010140007

نرجو إشعارنا بعد التحويل برسالة و اتساب